REGD No L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

آئندہ سال یکم فروری سے پریوی کونسل میں اپیل کرنے کا طریق ختم کر دیا جائیگا

ایسی تمام اپیلوں کی سماعت پاکستان فیڈرل کورٹ میں ہوا کرے گی

کراچی ۷ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سال یکم فروری سے پریوی کونسل میں اپیل کرنے کا قاعدہ ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایک بل تیار کر لیا گیا ہے۔ جو مجلس دستور ساز کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔ بتایا گیا ہے۔ کہ موجودہ آئین کی رو سے جو پابندیاں عاید ہیں ان کی وجہ سے پریوی کونسل میں اپیل کا طریق سر دست بالکل بند نہیں کیا جا سکتا۔ بل منظور ہونے کے بعد جب باقاعدہ قانون بن جائیگا۔ تو پھر دیوانی کے مقدموں کی پریوی کونسل میں مزید اپیلیں نہیں کی جا سکیں گی۔ اور دوسری نوعیت کے مقدموں میں بھی اپیلوں کا موجودہ سلسلہ بند کرنے کے لئے راستہ صاف ہو جائیگا۔ اس قانون کا اطلاق ان اپیلوں پر نہیں ہوگا۔ جو پہلے ہی پریوی کونسل میں دائر کی جا چکی ہیں۔ نیز ان اپیلوں پر بھی اس کا اثر نہیں پڑیگا۔ جن کے لئے پریوی کونسل خاص اجازت دے چکی ہے۔ یکم فروری کے بعد سے ایسے تمام مقدمات کی سماعت فیڈرل کورٹ میں ہوا کرے گی۔

کشمیر کمیشن کا آج پھر اجلاس ہوگا

سری نگر ۷ ستمبر۔ کل یہاں کشمیر کمیشن کا پھر اجلاس ہو رہا ہے۔ ۱۷ ستمبر کو جو اجلاس ہوا تھا۔ اس میں روزمرہ کے کام اور ضابطے کے بعض معاملوں پر غور کیا گیا تھا۔

گورمانی راولپنڈی روانہ ہو گئے

کراچی ۷ ستمبر۔ معاملات کشمیر کے وزیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی کل وزراء کی کانفرنس میں شریک ہونے کے بعد آج صبح کراچی سے راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

سردار محمد ابراہیم کا عزم کراچی

راولپنڈی ۷ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم اور کشمیر مسلم کانفرنس کے سربراہ چودھری غلام عباس کو صلاح مشورہ کیلئے کراچی بلایا ہے۔

اٹلی کے وزیر مختار نے اپنے تقرر کی سندات پیش کر دیں

کراچی ۷ ستمبر آج پاکستان میں جمہوریہ اٹلی کے وزیر مختار نے گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین کی خدمت میں اپنے تقرر کی سندات پیش کیں۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے پہلے وزیر مختار کا گورنر جنرل سے تعارف کرایا۔ سندات پیش کرنے کے بعد انہوں نے ایک مختصر سی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اٹلی کے سینکڑوں برس سے عالم اسلام کے ساتھ مستقل اور گہرے تعلقات قائم ہیں۔ ان تعلقات کی بنا محض جغرافیائی محل وقوع ہی نہیں۔ بلکہ بعض انتہائی قدیم تاریخی روایات ہیں۔ اٹلی پاکستان کے ساتھ جو اس وقت دنیا میں سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے۔ دوستی کے رشتے کو اور زیادہ مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ اور اسکی دلی خواہش ہے کہ دونوں کے درمیان تمدنی اور تجارتی تعلقات نہایت مستحکم بنیادوں پر استوار ہوں۔ گورنر جنرل نے جواباً انہیں یقین دلایا۔ کہ پاکستان کی بھی یہی خواہش ہے۔

رنگون ۷ ستمبر۔ برما کی حکومت نے چین کے صوبے یونان کی سرحد پر اپنی فوجوں میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اخبار احمدیہ

۷ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

—— حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

کشمیر کمیشن پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مشترکہ صلح کانفرنس کی خط و کتابت شائع کر دی گئی

پاکستان اپنی فوجیں ہٹانے کیلئے تیار تھا لیکن ہندوستان نے آزاد فوجوں کو توڑنے کا مطالبہ کیا

کراچی ۷ ستمبر۔ کشمیر کمیشن نے آج وہ خط و کتابت شائع کر دی ہے۔ جو گذشتہ مہینے عارضی صلح کے متعلق بین المملکتی کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلے میں پاکستان و ہندوستان کے ساتھ کی گئی تھی۔ اور جسے بعد میں ترک کرنا پڑا تھا۔ کمیشن نے ایک یادداشت جاری کی ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ کمیشن نے ابتداءً یہ فیصلہ کیا تھا کہ عارضی صلح کے متعلق باہمی سمجھوتہ کی خاطر کوئی بنیاد تلاش کرنے کے لئے بین المملکتی کانفرنس منعقد کی جائے چنانچہ اس بارے میں دونوں حکومتوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے اس مسئلہ پر خط و کتابت کا آغاز کیا گیا پاکستان نے جواب دیا۔ کہ وہ کشمیر سے اپنی فوجیں ہٹانے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ یہ یقین دلایا جائے۔ کہ ہندوستان بھی حسب وعدہ اپنی فوجیں فوراً واپس بلا لیگا۔ ہندوستان کی طرف سے عارضی صلح کے سلسلے میں یہ شرط پیش کی گئی۔ کہ آزاد فوجوں کو توڑ دیا جائے۔ اور انہیں بالکل غیر مسلح کر دیا جائے۔ اس بارے میں باہمی اختلاف کو دیکھتے ہوئے کمیشن نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ مزید کوشش جاری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ چنانچہ بالآخر یہ بین المملکتی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ منسوخ کر دیا گیا۔

عورتوں کو ان کے قیمتی حق سے قصداً محروم نہ کیجئے

لاہور ۷ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے۔ کہ صوبائی اسمبلی کے ووٹروں کی جو فہرستیں اس وقت تیار کی جا رہی ہیں۔ ان میں بعض لوگ اپنی مستورات کا نام لکھانے سے ہچکچاتے ہیں۔ یا انکار کر دیتے ہیں۔ ایسے افراد اپنی خواتین کو ان کے قیمتی حق سے قصداً محروم کر رہے ہیں۔ صوبے کے ہر شہری کو چاہیئے۔ کہ وہ رجسٹریشن سٹاف کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے۔ تاکہ ابتدائی فہرستوں میں کسی عورت کا نام درج ہونے سے نہ رہ جائے۔

پاکستان مسلم لیگ کی جنرل کونسل کا اجلاس

کراچی ۷ ستمبر۔ پاکستان مسلم لیگ کی جنرل کونسل کا آئندہ اجلاس دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ڈھاکہ میں منعقد ہوگا۔ امید ہے۔ کہ اس وقت تک وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں ماسکو سے پاکستان واپس تشریف لے آئیں گے۔ اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر چودھری خلیق الزمان بھی مشرق وسطیٰ کے دورے سے فارغ ہو کر کونسل کے اس اہم اجلاس میں بآسانی شریک ہو سکیں گے۔

مختصر مگر اہم

کراچی ۷ ستمبر۔ آج مصر میں حبشہ کے وزیر مختار مسٹر بینکا کیل نے جو ان دنوں قاہرہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آج قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھائے۔

کوئٹہ ۷ ستمبر۔ پاکستان میں مصر کے سفیر محمد علی علوبہ پاشا آج کراچی سے کوئٹہ پہنچے آپ یہاں ایک ہفتہ تک مقیم رہیں گے۔ یہاں پہنچنے کے بعد ایک بیان دیتے ہوئے آپ نے فرمایا میں سارے پاکستان کا دورہ کر رہا ہوں۔ اور عنقریب مشرقی بنگال بھی جاؤں گا۔

کراچی ۷ ستمبر۔ تجارتی معاہدے کا جائزہ لینے کے لئے جو بین المملکتی کانفرنس یہاں ہو رہی ہے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے پاکستان کا وفد آج صبح نئی دہلی روانہ ہو گیا۔

کمیونسٹوں سے بچاؤ!

کینبرا ۷ ستمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر چیفلے نے آج یہاں ایوان نمائندگان میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ ہندوستان کی حکومت نے حکومت آسٹریلیا سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ آسٹریلیا کے کمیونسٹوں کو ہندوستان آنے کے لئے پاسپورٹ کی سہولتیں نہ دے۔

نیویارک ۷ ستمبر۔ مالی کانفرنس کے سلسلے میں ایک بیان دیتے ہوئے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نے کہا ہے۔ کہ برطانیہ امریکہ سے مزید مالی امداد نہیں مانگے گا۔

گھریلو نوکروں اور چھوٹے ملازمین کے تحفظ حقوق کیلئے قانون بنانے کی تجویز

ڈھاکہ ۷ ستمبر۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے ہر قسم کے ملازموں کے حقوق کی حفاظت کے لئے دو بل تیار کئے ہیں جنہیں صوبائی اسمبلی کے اگلے اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔ ایک کا نام "پراویڈنٹ فنڈ کا بل" اور دوسرے کا نام "سروس کے ریکارڈ کا بل" ہوگا۔ یہ دونوں بل گھریلو ملازموں پر بھی اثر انداز ہوں گے۔ اول الذکر کے ماتحت پراویڈنٹ فنڈ میں مالک اور ملازم برابر کی رقم دیا کریں گے۔ جو ملازم کی تنخواہ پر ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے وصول کی جائے گی۔ صوبے بھر میں اس فنڈ کا انتظام کرنے کے لئے ٹرسٹیوں کا ایک بورڈ قائم کیا جائے گا۔ موخر الذکر بل کے ماتحت گھریلو نوکروں اور دکانوں پر کام کرنے والے چھوٹے ملازموں کی سروس کا ریکارڈ رکھا جائیگا۔ جس سے ہر ملازم کو اچانک ایک ملازمت ختم ہو جانے کے بعد دوسری ملازمت کے حصول میں مدد ملے گی۔ ایک اور بل کے ذریعہ اوقات کار اور چھٹیوں کے حقوق کا تعین بھی کیا جائیگا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

اپنی عملی حالتوں میں تغیر پیدا کرنے کی کوشش کرو

اصلاح کیلئے تمہیں انقلاب کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔

مرتبہ۔ سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ ستمبر ۱۹۴۹ء میں جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا ملخص ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

فرمایا:۔

مجھے دو تین ہفتہ سے درد نقرس سے آرام تھا۔ مگر صبح سے پھر تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے زیادہ بولنا مشکل ہے۔ لیکن رخصت ہوتے وقت میں نے ضروری سمجھا۔ کہ جماعت کو کچھ نصیحت کر جاؤں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں دو قسم کے تغیر ہوتے ہیں۔ ایک تغیر وہ ہوتا ہے جس کو انقلاب کہتے ہیں اور ایک تغیر بطور استدراج کے ہوتا ہے۔ یعنی درجہ بدرجہ انسان کی حالت بدلتی جاتی ہے۔ بعض اوقات انسان کی حالت میں یکدم ایسا تغیر آجاتا ہے کہ حیرت آتی ہے۔ وہ نہایت ہی خطرناک حالت سے نکل کر اعلیٰ درجہ کی حالت میں آجاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کو اسلام سے کتنی دشمنی تھی۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کے ارادے سے گھر سے نکلے مگر یکدم ان کے اندر ایسا تغیر پیدا ہو گیا۔ کہ وہ شدید دشمن سے اعلیٰ درجہ کے مومن بن گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ساٹھ ہزار مادہ عربی کا سکھایا گیا۔ یہ بھی ایک انقلاب تھا۔ مگر انقلاب پیدا نہیں کیا جاتا۔ انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ارتقاء اور انتقال عن الحال الی الحال آہستہ آہستہ محنت اور قربانی کے ساتھ ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے افراد احمدیت پر ایمان لانے کے بعد اپنے اندر وہ تغیر پیدا کرنے کی بجائے جو استدراج سے تعلق رکھتا ہو یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ بغیر کسی لڑائی یا جدوجہد کے جو نفس کے ساتھ کی جاتی ہے۔ محض انقلاب کے ماتحت ان کی حالت بدل جائیگی۔ حالانکہ یہ انقلاب خود پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے اندر تغیر بطور استدراج کے پیدا ہوگا۔ اور استدراجی تغیر نوافل کے ساتھ ہوتا ہے۔ اپنے نفس کا مطالعہ کرنے سے ہوتا ہے اور بدیوں پر غالب آنے کی متواتر جدوجہد سے ہوتا ہے۔ اگر انقلاب آتا تو تم پہلے دن ہی تہجد گزار بن جاتے۔ پہلے دن ہی حرامخوری اور جھوٹ ترک کر دیتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اس لئے کہ ہمارا تغیر استدراجی یعنی ہم نے آہستہ آہستہ اور درجہ بدرجہ ترقی کرنا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہماری جماعت نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ وہ انقلاب کی انتظار میں بیٹھی ہوئی ہے۔ حالانکہ اس کی حالت استدراج والی ہے۔ اور اس کے لئے کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ مومن کو چاہیئے کہ وہ ہر رمضان میں ایک بدی کو ترک کرے۔ مگر آجکل بدیاں اتنی بڑھ گئی ہیں۔ کہ ہمیں ہر ماہ کوئی نہ کوئی بدی ترک کرنی چاہیئے ورنہ عمر ختم ہو جائے گی۔ اور بدیاں ختم نہیں ہوں گی۔ اس چیز کا بنیادی علاج عبادت ہے۔ فرض نمازیں بے شک عبادت ہیں۔ مگر یہ تو صرف دوزخ کے ڈر کے مارے پڑھی جاتی ہیں۔ اصل اصلاح کرنے والی زائد نمازیں یعنی تہجد اور نوافل ہیں۔ جو محض اس کی رضا حاصل کرنے کی خاطر پڑھی جاتی ہیں۔

سلسلہ نصیحت جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ زندہ قوم کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اخلاق کی نگرانی کی جائے۔ ورنہ اس کی حالت گر جائیگی اور پھر بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہوگی۔ ہر جماعت میں تعلیم و تربیت کا خاص انتظام ہونا چاہیئے اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ وہ جماعت کو بیدار کریں۔ اور جماعت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو بیدار کرے۔ باہم مشورہ سے یہ پروگرام بنانا چاہیئے کہ جماعت میں کس کس قسم کی کمزوریاں اور عیب ہیں۔ اور انہیں کس کس طرح دور کیا جائے۔ انہیں تمام عیوب اور کمزوریوں کی ایک فہرست بنانی چاہیئے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت کا یہ کام نہیں کہ سال کے بعد یہ رپورٹ پیش کر دے۔ حضور ہم میں بہت سی کمزوریاں ہیں۔ دعا فرمائیں۔ کہ ان کی اصلاح ہو جائے۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ وہ ایک معین پروگرام بنا لے کہ اس نے کس کس عیب کو دور کرنا ہے۔ اور جماعت کے افراد کو اس بات کا احساس دلائے کہ وہ اس بارہ میں اس کی مدد کریں۔ اسے چندہ کے رجسٹر کی طرح ایک رجسٹر تیار کرنا چاہیئے۔ جس میں یہ اندراج ہو کہ فلاں فلاں قسم کی کمزوریاں اور عیوب جماعت سے دور کئے گئے ہیں۔ اور آئندہ فلاں فلاں کو دور کرنا ہے۔ ورنہ ایک دوسرے کو مختلف بدیوں اور گناہوں میں مبتلا دیکھ کر لوگوں کو ان سے وہ نفرت نہیں رہیگی۔ جو ہونی چاہیئے۔ اور آہستہ آہستہ وہ ترویج پا جائیں گے۔ اور پھر ان کی اصلاح مشکل ہوگی۔ اسی طرح جماعت کے افراد کو وقتاً فوقتاً پوچھتے رہنا چاہیئے۔ کہ ان میں سے کون کون سے لوگ تہجد پڑھتے ہیں۔ بہرحال یہ امر یاد رکھو کہ تمہارا تغیر انقلاب کے ساتھ وابستہ نہیں استدراج کے ساتھ وابستہ ہے۔ پھر انقلاب کے انتظار کرنے کے کیا معنے۔ اگر تمہارے لئے انقلاب مقدر ہوتا۔ تو تمہاری حالت ایمان لانے کے بعد فوراً درست ہو جاتی۔ وقت گزر رہا ہے۔ اس لئے جلد اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ اور اپنی بدیوں پر غالب آنے کی کوشش کرو۔

سلطان احمد پیرکوٹی واقف زندگی

ایک درویش کی والدہ کا انتقال

درویش مذکور کا قابل تعریف نمونہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اطلاع ملی ہے کہ عبد الکریم صاحب خالد درویش قادیان کی والدہ صاحبہ کا گوجرانوالہ میں انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس صدمہ کی اطلاع ملنے پر عبد الکریم صاحب خالد نے جس صبر و رضا بالقضا کا نمونہ دکھایا وہ بہت قابل تعریف ہے۔ چنانچہ رپورٹ آئی ہے۔ کہ جب عبد الکریم خالد کو اس کی والدہ کی وفات کی اطلاع پہنچی تو اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے کہا میری والدہ مرحومہ کو مجھ سے بہت محبت تھی اور مجھے بھی اپنی والدہ کے ساتھ بہت محبت تھی۔ اور ماں بے شک ایک بہت بھاری نعمت ہے لیکن جس خدمت کا مجھے اس وقت قادیان میں موقعہ مل رہا ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ بھاری ہے۔ اور قربانی اسی کا نام ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے اپنی بہترین اور پسندیدہ چیزوں کی قربانی پیش کریں۔ اسی طرح عبد الکریم خالد کے والد خواجہ عبد الواحد صاحب عرف پہلوان نے بھی اپنے اکلوتے بیٹے کو اس کی والدہ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے بڑے صبر و تحمل کی نصیحت کی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ شعر یاد کرایا ہے۔ جو حضور نے اپنے فرزند مبارک احمد کی وفات پر لکھا تھا۔ یعنی ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ اور اس کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۷/۹/۴۹

سالانہ اجتماع ۔ خادم کا سامان

۳۰۔۳۱۔ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

ہمارا سالانہ اجتماع ہمیں خادمانہ زندگی بسر کرنے کیلئے عملی تربیت دیتا ہے۔ یہ تین دن جس طرح بسر ہوتے ہیں اس کا لطف اجتماع میں شامل ہونے والے ہی خوب جانتے ہیں۔ ان ایام ہر خادم خود اپنے ہاتھ سے تیار کردہ کپڑے کے مکان میں بسر کرتا ہے۔ چنوں کے ساتھ ناشتہ کرتا ہے۔ زمین پہ سوتا ہے اور چوبیس گھنٹے مصروف رہتا ہے۔ ان دنوں میں پابندیٔ اوقات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور اس کی خاص تربیت دی جاتی ہے مصروفیت کی یہ گھڑیاں سال میں ایک ہی بار آتی ہیں۔

اجتماع میں ہر خادم کو مندرجہ ذیل سامان ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا ضروری ہوتا ہے:۔
موسم کے مطابق ہلکا بستر۔ ایک تھیلا۔ ساڑھے پانچ فٹ لمبی موٹی چھڑی۔ چاقو۔ سوئی دھاگہ۔ گلاس یا مگ پلیٹ۔ دو گز لمبی چار انچ چوڑی پٹی۔ یا ۳۰ × ۳۰ × ۴۰ انچ کی تکون پٹی۔ ۴ فٹ لمبی سوتی رسی۔ دیا سلائی۔
ان چیزوں کے علاوہ ٹارچ اور غلیل بھی رکھنی مستحسن ہے۔ ہر حزب میں ایک بالٹی موجود ہونی ضروری ہے خیمہ بنانے کے لئے دو کھیس یا چار چادریں۔ ۴ موٹی چھڑیاں اور ۸ کھونٹیاں درکار ہوں گی خدام یہ چیزیں ہمراہ لائیں — جملہ خدام کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہوں۔ پورے سامان کے ساتھ اور پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ولادت

شیخ نور الحق صاحب انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ کے ہاں خدا کے فضل سے ۳، ۴ ستمبر ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب کو پہلی لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بچی کا نام ناصرہ تجویز فرمایا ہے۔ شیخ صاحب نے اس خوشی کی تقریب پر پانچ روپے اعانت الفضل کے طور پر عنایت فرمائے۔ جزاهم اللہ احسن الجزاء

روزنامہ الفضل لاہور
۸ ستمبر ۱۹۴۹ء

اسلام کی برتری (۴)

ہمیں بعض کمیونسٹ خیال کے لوگوں سے یہ سنکر بڑی حیرت ہوتی ہے کہ کمیونزم نظام کامیاب ہو گیا ہے۔ اور یہ بات وہ اسلامی اصولوں کی ناکامی ثابت کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ چنانچہ ہفت روزہ "آفاق" میں ایک اسی خیال کے صاحب فرماتے ہیں۔

کمیونزم کی بنیادوں پر اس قدر اعلےٰ وارفع نظام کس طرح وجود میں آیا۔

اگر تو صرف یہ کہا جائے کہ کمیونزم اس حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔ کہ اس کی آواز آج دنیا کے مزدوروں میں ہیجان پیدا کر رہی ہے۔ اور اس نے سرمایہ داری کے خلاف ان کو اکسا دیا ہے۔ تو بے شک کسی حد تک یہ بات درست ہے۔ کمیونزم اگر اسی حد تک ہے۔ اور اس کا کام صرف یہ ہے۔ کہ ایسے سرمایہ داری نظام کو تبدیل کر دے جس میں چند لوگوں کو تو عیاشیوں کا پورا پورا موقعہ حاصل ہے لیکن کثیر آبادی کو پوری روٹی بھی نہیں ملتی تو بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ کمیونزم اس حد تک ایک مستحسن چیز پیش کرتی ہے۔ یہاں تک اس کے ساتھ کسی کو اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن کوئی انسان جس نے غور سے کمیونزم کا مطالعہ کیا ہے۔ اور ان تفاصیل کو جانچا ہے۔ جو مختلف اوقات میں اس کے مختلف لیڈر پیش کرتے رہے ہیں۔ اور روس کی گزشتہ چند سالوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ اور پھر اس فولادی پردہ کے پرے جھانک کر دیکھا ہے۔ جو اس نے تمام دنیا کی نظروں کے سامنے ڈال رکھا ہے۔ تو ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ "کمیونزم نے ایک اعلےٰ وارفع نظام قائم کر دیا ہے۔"

ہمارے بعض دوست جو اس مفروضہ کی بناء پر کمیونزم کی بنیادوں کو اسلام میں گھسیٹرنا چاہتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ بغیر واضح ٹھوس ثبوتوں کے وہ کس طرح کمیونزم کی کامیابی پر فتوے لگا سکتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک ہمارا قیاس ہے خود ان دوستوں کو بھی اس نظام کے کاروبار اور عملی صورت میں دیکھنے کا کوئی ذاتی تجربہ نہیں ہے۔ اگر کمیونزم کے مخالفین جو گاہ بگاہ روس کے اندرونی حالات کی ناگفتہ بہ حالت پر تبصرے کرتے رہتے ہیں۔ اور آئے دن اخباروں میں ان کے چشم دید حالات شائع ہوتے ہیں جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔ اور محض مخالفت کی وجہ سے من گھڑت باتیں پیش کرتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ ہمیں بتاتے ہیں دراصل اس سے بہت اچھے حالات روس میں موجود ہیں۔ تو ہمیں بتایا جائے۔ کہ ایسے بہتر حالات کا ثبوت کیا ہے؟

خود روس کے ذمہ دار لیڈر اتنی بات تو خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ابھی تک کمیونزم کا پورا پورا پروگرام روس میں بھی کامیاب نہیں ہوا۔ اور جس میعاد کے اندر پورا پورا نظام قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا تھا۔ اس میعاد میں وہ قائم ہوتا نظر نہیں آتا۔

ہمیں حیرت ہے کہ ہمارے یہ دوست پھر بھی کہے چلے جاتے ہیں۔ کہ کمیونزم کی بنیادوں پر ایک اعلےٰ وارفع نظام کامیاب ہو گیا ہے۔ یہ تو وہی "مدعی سست گواہ چست" والی بات ہوئی۔ روسیوں کو تو ابھی خود یہ دعوےٰ نہیں ہے۔ کہ وہ کمیونزم کے پروگرام کو جامہ عمل پہنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں لیکن ہمارے یہ دوست ہیں کہ ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ دیکھو کمیونزم کی بنیادوں پر ایک اعلےٰ وارفع نظام معرض وجود میں آ گیا ہے۔ ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔

"ہم لوگ توحید اور رسالت سے آغاز کرنے والے تو کسی منزل اور مقام پر نہیں پہونچتے۔ اس کے برعکس کمیونسٹ شاہد مقصود سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے ایک ملک میں جو ساری دنیا کا چھٹا حصہ ہے ایک ایسا نظام قائم کر دیا ہے۔ جو اپنے ہم عصر نظامات سے اعلےٰ وارفع ہے۔"

کمیونزم کا بنیادی اصول جو بظاہر نہایت دلآویز ہے یہ ہے کہ "ہر فرد لیاقت کے مطابق پیدا کرے۔ اور ضرورت کے مطابق لے"۔ کیا ہمارے یہ دوست کوئی خطہ ارض جس کی وسعت خواہ ایک چپہ بھر ہی کیوں نہ ہو دکھا سکتے ہیں۔ جہاں اس اصول پر پورا پورا عمل کیا جاتا ہے۔ پورا پورا نہ سہی وہ یہی دکھا دیں۔ کہ اس اصول کے نصف نصف نہیں سویں حصہ پر بھی عمل ہوتا ہے۔ قلم اٹھانے سے پہلے ہمارے یہ دوست اس جملہ کا پورا پورا مفہوم ذہن نشین کر لیں۔ اور پھر ہمیں زیادہ نہیں دنیا کے دو شخصوں کی ایک سوسائٹی ایسی دکھا دیں جو اس اصول پر عمل کر رہی ہے۔ نہیں ہم کو صرف اتنا ہی ثابت کر دیں کہ یہ کم سے کم سوسائٹی اس پر عمل کر سکتی ہے۔ اگرچہ کر سکنا کا میدان کرنے سے بہت وسیع ہے۔ اور آسانی سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

یہ ثابت کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ آپ کو پہلے ایک ایسا پیمانہ ایجاد کرنا پڑے گا۔ جو دونوں کی قابلیت کا صحیح صحیح اندازہ کر سکے۔ اور پھر آپکو دونوں کی ضروریات کے حدود متعین کرنے پڑیں گے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ جب دو شخصوں کی سوسائٹی میں بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو یہ کہنا کہ ایک ملک نے اس بنیاد پر ایک ارفع و اعلےٰ نظام کر لیا ہے۔ کتنا مضحکہ خیز ہے۔ جب بنیاد ہی قائم نہیں ہے۔ تو اس پر کوئی نظام قائم ہونا کس طرح قرین قیاس ہو سکتا ہے۔ توحید اور رسالت کو آپ الگ رہنے دیجئے۔ صرف مادی نقطہ نظر سے ہی اس پر غور کیجئے۔ سمجھ لیجئے کہ اخلاق کوئی چیز نہیں۔ خدا تعالےٰ کوئی نہیں۔ آسمانی کوئی بات نہیں۔ صرف مٹیالی زمین ہی موجود ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ یہ سب کچھ فرض کر لیجئے۔ اور ہمیں بتائیے کہ کیا کمیونزم کا مندرجہ بالا اصول انسان کی انفرادی اور اجتماعی حیات کا کوئی بہتر حل پیش کرتا ہے۔

پہلے نظری طور پر تو اس اصول کو ثابت کیجئے۔ پھر اس پر عمارت تیار کرنے کی تجاویز سمجھائیے۔ اور پھر ان تجاویز پر ایک چپہ بھر زمین پر ایک گھنٹہ عمل کر کے دکھلائیے۔ تو پھر دعوے کیجئے کہ کمیونزم کی بنیادوں پر ایک اعلےٰ وارفع نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن آپ تو یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ کمیونسٹوں نے دنیا کے چھٹے حصہ پر اپنا نظام قائم کر دیا ہے۔

ہم عرض کرتے ہیں پہلے آپ کمیونزم کے اصولوں پر کسی نظام کا قائم ہو سکنا تو ثابت کریں۔ یہ تو بعد میں دیکھ لیں گے کہ آیا واقعی کہیں ایسا نظام قائم ہوا ہے یا نہیں۔

یہ تو ہے ہو سکنے اور نہ قائم ہو سکنے کی قدرتی بات۔ اب فرض کیجئے کہ طاقت کے بل پر کمیونزم کے اصولوں کو قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جیسا کہ اب روس میں ہو رہا ہے۔ اب چونکہ ہمارے پاس انفرادی قابلیتوں اور انفرادی ضروریات کو جانچنے کی کوئی مشین نہیں۔ اور انسان ایک صاحب ارادہ ہستی ہے اس کا جو نتیجہ ہو گا وہ یہ ہو گا کہ کوئی بھی پوری قابلیت کے مطابق کام نہیں کرے گا۔ صرف اتنا ہی کریگا۔ جتنا کہ حکومت ڈنڈے کے زور سے کام لے سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے ایک قانونی حد مقرر کرنی پڑے گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ غیر معمولی قابلیت رکھنے والے افراد کی فاضلہ قابلیت ضائع جائیگی۔ جب ایک شخص قانونی معیار کے مطابق کام کر کے اپنی ضروریات کے مطابق لے سکتا ہے تو اسکو زیادہ کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آخر ہمیں بتلایا جائے کہ کمیونزم کے پاس وہ کونسا جادو ہے۔ جو اسکو زیادہ کام پر مائل کر سکے گا۔ جب ساری بات ملکی قانون پر منحصر ہو گی۔ تو کسی کو کیا پڑی ہے۔ کہ انسانیت کے وہ مقتضیات بھی پورے کرے۔ جو اس قانون سے باہر ہیں۔ آخر بتایا جائے کہ کسی کو کیا پڑی ہے۔ کہ وہ قانونی مطالبہ سے زیادہ کام کرے

ایسا نظام قائم کرنے کی کوشش کی جائے تو شاید شروع شروع میں تو عوام کو فائدہ ہو گا۔ لیکن مقابلہ نہ ہونے کی وجہ سے قابلیت کا معیار بتدریج گرتا جائیگا جسکے ساتھ معیار زندگی بھی گرتا چلا جائے گا۔ تا آنکہ قابلیت اور معیار زندگی دونوں صفر کے مقام پر پہونچ جائیں گے

[illegible]

کمیونزم کے مقابلہ میں سرمایہ دارانہ جمہوری نظام ہے اس کا اصول یہ ہے کہ ہر کوئی اپنی قابلیت کے مطابق پیدا کرے۔ اور اپنی ضروریات کے مطابق خرچ کرے۔ حکومت صرف رفاہ عام کے کاموں کے لئے اس کی آمدنی پر ٹیکس لگائے گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ چند لوگ تو اپنی خیالی سے خیالی ضرورت بھی پوری کر سکتے ہیں۔ لیکن اکثریت یا تو بمشکل گزارا کرتی ہے۔ اور یا بالکل بھوکوں مرتی ہے۔ ایسے نظام میں بے شک سخت ظلم ہوتا ہے۔ لیکن یہ کمیونزم سے اس لحاظ سے بہتر ہے۔ کہ اس میں قابلیت کا وہ حشر نہیں ہوتا جو کمیونزم کی صورت میں ہوتا ہے لیکن پھر بھی اس میں بہت سی قابلیت اجارہ داری کی وجہ سے تباہ ہو جاتی ہے۔ اور انسانیت کو جلد نہ سہی مگر بدیر سخت نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ نظام بھی ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ اور کمیونزم اس نظام کے توڑ کے لئے معرض وجود میں آیا ہے۔ اگرچہ اس وقت یہ نظام طاقت کے بل پر کمیونزم سے زیادہ وسیع اور مستحکم صورت میں دنیا کے چھ حصوں میں سے پانچ پر قائم ہے۔ بلکہ چونکہ کمیونزم کا نظام کہیں بھی قائم نہیں اس لئے باقی چھٹے حصے پر بھی کسی قدر بگڑی ہوئی صورت میں یہی نظام قائم ہے۔

ان دونوں نظاموں کی ناکامی کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ دونو نظام انسان کی معاشی زندگی کو ایک محدود یعنی محض عقلیت کے نقطہ نظر سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور شاید ہمارے بعض دوست یہ سنکر تلملا اٹھیں گے کہ حقیقت میں یہ دونوں نظام اسی ایک عظیم تحریک کی مسخ شدہ صورتیں ہیں۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے زیادہ صحرائے عرب میں الٰہی ہدایت کے مطابق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع کی تھی جس کا نظام کم از کم ۳۲ سال تک اپنی شان کے ساتھ دنیا کے ایک قدآور حصہ پر فی الواقعہ قائم رہا۔ اور جس کے آثار ان دونوں نظاموں کے علاوہ دنیا کی موجودہ تمام اقوام کی سرشت میں کم و بیش گوندھے ہوئے اب بھی ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

اسلامی نظام ہی وہ مکمل نظام ہے جو عقل کی محدودیت کے باوجود خود انسانی عقل کی بھی منزل مقصود ہے یہ نظام قابل عمل ہے۔ جیسا کہ خلافت راشدہ کے عہد سے ثابت ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کے نزدیک یہ تاریخی مسلمات سے ہے۔ اگر اجتماعی صورت میں اس کا نظارہ کرنا ہو تو عہد نبوت اور زمانہ خلافت راشدہ کی تاریخ کا مطالعہ کیجئے۔ اگر آپ اس کا موجودہ دنیا میں نظارہ کرنا چاہتے ہیں تو عہد نبوت سے لیکر آج تک کی تاریخ عالم کا مطالعہ کیجئے۔ اگر آپ بغور غور و خوض سے مطالعہ فرمائیں گے تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ نظام اب بھی دنیا میں موجود ہے۔ اگرچہ مجموعی صورت میں سارا نہیں بلکہ پراگندہ صورت میں۔ جس کی وجہ اس نظام کی کوتاہی نہیں بلکہ موجودہ اقوام کی کوتہ دستی ہے

قرآن مجید کی ایک آیت کی تشریح

(رقمزدہ ملک مولابخش صاحب سیالکوٹ)

اذ قتلتم نفساً فادّٰرءتم فیھا واللّٰہ مخرجٌ ما کنتم تکتمون ○ فقلنا اضربوہ ببعضھا۔ کذٰلک یحیی اللّٰہ الموتٰی ویریکم اٰیاتہٖ لعلکم تعقلون

مندرجہ بالا آیت قرآن کریم کے مشکل ترین مقامات میں سے ایک ہے۔ سابقہ مفسرین نے تو اس کو سابقہ رکوع کی آیات سے ملا کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جس گائے کے ذبح کرنے کا ذکر اُس آیت میں ہے اُس کا گوشت شخص مقتول کو مارا گیا تو وہ زندہ ہو گیا۔ اور اُس نے قاتل کا نام اور پتہ بتایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے اس کے متعلق یہ فرمایا ہے۔ کہ مجھے اس کے متعلق انشراح صدر نہیں۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مرحوم نے اس شخص مقتول کو حضرت مسیح قرار دیا ہے۔ جسے یہود نے قتل کرنا چاہا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے تفسیر کبیر میں اس واقعہ کو یہود کی اُس قومی سازش سے تطبیق دی ہے جس میں ایک مسلمان مارا گیا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش کی گئی تھی۔ سابقہ قصے سے اس کو لاتعلق ثابت کیا ہے۔ اور بعد میں آنے والی آیات کی تطبیق واقعات متعلقہ سازش متذکرہ بالا سے کی ہے۔ اور نہایت عجیب علمی تفسیر کی ہے۔

ان علمی انکشافات کے بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے جیسے انسان کے لئے اِن آیات کے متعلق کچھ لکھنے کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ مگر میں چونکہ نہ تو اس کی کوئی علمی تفسیر پیش کرنے کا خیال دل میں رکھتا ہوں۔ نہ اس بارہ میں میری کوئی گہری تحقیق ہے۔ بلکہ صرف ایک خیال جو اتفاقاً میرے دل پر گذرا ہے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں یہ چند امور عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔

ترجمہ اِن آیات کا یہ ہے۔ یاد کرو جب تم نے ایک نفس[۱] کو قتل کیا اور اس کا الزام[۲] ایک دوسرے پر ڈالنے لگے اور اللہ[۳] اُس چیز کو ظاہر کر دینے والا ہے جو تم چھپاتے تھے۔ پس[۴] ہم نے کہا اُس کو اُس کے بعض کی وجہ سے مارو۔ اللہ[۵] اس طرح مردے زندہ کیا کرتا ہے۔ اِسی[۶] طرح اللہ تعالیٰ تم کو اپنے نشان دکھاتا ہے۔ اور (۷) غرض یہ ہوتی ہے کہ تم کو عقل آ جائے۔ ان دو آیات میں سات باتیں پیش کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ایک شخص کو قتل کیا گیا۔ بموجب محاورہ عرب یہ نفس جس کو نکرہ بیان کیا گیا ہے تو کوئی بہت بڑی عظیم الشان شخصیت تھا جو معروف تھا۔ یا بالکل معمولی انسان تھا۔ جس کے تعین سے بیان واقعہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا یہ امر تفسیر کبیر میں بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا گیا ہے

(۲) لوگ اس کے قتل کے متعلق اختلاف کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے پر ڈالتے تھے گویا قاتل کے متعلق معین اور یقینی شہادت دستیاب نہ ہوتی تھی۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے اُس قاتل کو جو پوشیدہ تھا ظاہر کرنے اور اُس کے خلاف شہادت پیدا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

(۴) اُس کا طریق یہ بتلایا کہ اُس کے بعض کی وجہ سے اُسکو مارو

(۵) اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے

(۶) اس طرح اللہ تم کو اپنے نشان دکھاتا ہے۔

(۷) اور غرض اس طریق کو بتلانے کی یہ ہے کہ ایک عقلی طریق تمہارے ہاتھ آ جائے۔ آیات[۳] تو واضح ہیں صرف ۴ تا ۷ کے متعلق دیکھنا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔

میں اپنے ذاتی تجربہ اور علم کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ مقدمات قتل میں چشم دید شہادت عام طور پر شاذ ہی ملتی ہے۔ پولیس جو تفتیش اور سراغرسانی کا کام کرتی ہے اور اُس کا طریق یہ ہے۔ کہ وہ تمام مشتبہ اشخاص کو پکڑ لیتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کو جس کے ساتھ آخری دفعہ مقتول جاتا دیکھا گیا۔ اور بعد جلد ہی قتل ہو گیا ایک دوسرے شخص کو جس کے کپڑوں پر مثلاً انسانی خون کے داغ پائے گئے۔ ایک ایسے شخص کو جس کے قبضہ سے مقتول کا مال ملا۔ ایسے شخص کو جس کے ساتھ کوئی وجہ مخاصمت موجود تھی۔ جس کا نتیجہ قتل ہو سکتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ پولیس ایسے لوگوں کو شبہ کی بنا پر مارتی ہے اور اکثر اس طریق سے یا تو اصل مجرم اگر اُن مشتبہ اشخاص میں موجود ہو تو اقبال کر لیتا ہے۔ یا بعض اوقات کئی ملزموں میں سے ایک وعدہ معافی لے کر سلطانی گواہ بن جاتا ہے اور چشم دید شہادت بھی مہیا کر دیتا ہے۔ اور تائیدی شہادت بھی مثلاً اُس کی نشاندہی پر مقتول کی لاش یا جسم کے ٹکڑے اور اُس کا مال مختلف جگہوں سے اور مختلف اشخاص سے مل جاتا ہے۔ اور دیگر اقسام کی تائیدی شہادت بھی مل جاتی ہے۔ اور جرم کا قانونی ثبوت مل جاتا ہے۔ صرف شبہ پر نہیں بلکہ جرم قتل سے کم درجہ کے جرم کی جو شہادت ہو مثلاً اُس کے قبضہ سے مقتول کا مال نکلے یا اُن کی زندگی میں لڑائی وغیرہ ثابت ہو۔ یہ چیزیں اگرچہ شہادت قتل تو نہیں ہیں مگر بجائے خود جرائم ہیں۔ مثلاً جب کسی کا مال دوسرے کے قبضہ سے نکلے تو جب تک وہ یہ ثابت نہ کر سکے کہ یہ جائز ذریعہ سے اُس کے ہاتھ میں آیا ہے۔ وہ چوری کا مال رکھنے کا مجرم ہے۔ ایسے ہی لڑائی وغیرہ کا معاملہ ہے کہ اگر مستغیث یا شخص مضروب زندہ موجود نہیں تو گورنمنٹ اُس کی قائمقام ہے چنانچہ الجروح بعضھا میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ ان چھوٹے جرموں کی وجہ سے جو گو شہادت قتل تو نہیں۔ لیکن اگر شہادت کی زنجیر مہیا ہو جائے تو یہ اُس کی ایک اہم کڑی یا اس کا جزو اور بعض ضرور ہیں۔ اُن اشخاص کو مارو۔ اس کا نتیجہ عام طور پر یہ نکلے گا۔ کہ وہ شہادت جس کو وہ چھپاتے تھے۔ ظاہر ہو جاوے گی۔ اور اس طریق سے "واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون" کا ظہور ہو گا۔ اور قاتل کے خلاف قتل کی شہادت موجود ہو جانے پر اُس کے خلاف قصاص کا حکم دیا جا سکیگا

اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرض کرو کہ اس طریق سے اس قسم کی شہادت مہیا ہو گئی اور شخص مجرم کو قصاص میں مار بھی گیا۔ تو اس سے مردہ کس طرح زندہ ہو گیا۔ سو اس امر کو تفسیر کبیر میں ہی بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ آیت انھم لا یرجعون اور فیمسک التی قضٰی علیہ الموت کے ماتحت حقیقی مردے اس دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہمیں دیکھنا ہو گا۔ کہ مردے زندہ ہونے سے اور کیا مراد ہے۔ چنانچہ وہاں لکھا ہے۔ کہ محاورہ عرب میں ایسے مقتولوں کو جن کا قصاص لیا جا چکا ہو۔ زندہ کہتے ہیں۔ چنانچہ سبع معلقہ کا ایک شعر لکھا ہے جس میں شاعر کہتا ہے۔

ان بنبشتم ما بین ملحۃ والصا۔
قب فیھا الاموات والاحیاء

کہ اگر تم ملحہ اور صاقب کے درمیان جو قبریں ہیں ان کو کھودو تو اُن میں مردے بھی پاؤ گے اور زندہ بھی۔ حالانکہ قبروں میں سب مردے ہی دفن تھے۔ مگر چونکہ جس لڑائی میں وہ لوگ طرفین کے مارے گئے تھے۔ اس میں شاعر کے قبیلے کو فتح ہوئی تھی۔ اور اُنہوں نے اپنے مردوں کا بدلہ اور قصاص لے لیا تھا۔ اس لئے شاعر کہتا ہے کہ وہاں جو لوگ ہمارے ہیں۔ اُن کا چونکہ قصاص لیا جا چکا ہے وہ تو قبروں میں بھی زندہ ہیں۔ اور فریق ثانی کے لوگ جن کا قصاص نہیں لیا گیا مردہ ہیں۔ خود قرآن کریم نے بھی آیت ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولو الالباب میں نہایت حکیمانہ طرز سے اس محاورہ کی طرف توجہ دلادی ہے۔

پس آیت کے اس حصہ کا مطلب یہ ہوا کہ جب قصاص لیا جائے گا۔ تو بموجب محاورہ عرب وہ مقتول مردہ نہیں رہے گا۔ بلکہ زندہ ہو جائیگا۔

۶ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ تو ایک معمولی بات ہوئی۔ اس کو آیت اللہ کس طرح کہا جا سکتا ہے سو قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر اس سے بھی معمولی باتوں کو آیات اللہ کہا گیا ہے۔ مثلاً سورۂ روم رکوع ۳ میں

(۱) انسانوں میں سے انسانوں کے جوڑے پیدا کرنے (۲) اُن میں باہم محبت ہونے (۳) زبانوں اور رنگوں کے اختلاف (۴) رات کو سونے (۵) دن میں کسب معاش کے لئے کوشش کرنے (۶) بجلی کے چمکنے اور (۷) بارش کے برسنے کی سی روزمرہ کی باتوں کو جن کو انسان بالکل معمولی سمجھتے ہیں آیات اللہ کہا گیا ہے۔ عجوبہ پرست لوگ تو بے شک ہر جگہ جہاں آیت کا نام لیا جائے۔ کوئی خوارق العادت چیز پیدا کرنا چاہتے ہیں مگر محاورہ قرآن کریم اس کو ضروری نہیں ٹھہراتا عارف لوگوں کو اُن میں آیات نظر آتی ہیں۔ چنانچہ شیخ سعدیؒ نے کہا ہے۔

برگِ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورق دفتر ے است در معرفت کردگار

اب رہی یہ بات کہ اس سے عقل کس طرح پیدا ہوئی سو واضح ہو کہ اس کا عقلی ہونا تو اس سے ہی ثابت ہے کہ اس عقل کے زمانے میں بھی یہی طریق کا استعمال کیا جاتا ہے گو ناجائز اور خلاف قانون طریق پر۔ مگر قرآن کریم نے یہ کہہ کر کہ چھوٹے جرم کے عوض میں مارو۔ جو جرم بڑے جرم کی ایک کڑی ثابت ہو سکتا ہے یقیناً ایک عقلی طریق کی طرف جائز طور پر رہبری کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

صدقۃ الفطر اور سیکرٹریان مال

صدقۃ الفطر عید سے قبل ادا کیا جاتا ہے۔ اس کی شرح اور وصولی کے بارہ میں نظارت بیت المال کی طرف سے ماہ رمضان میں بذریعہ روزنامہ الفضل اعلان ہوتا ہے۔ یہ صدقہ مقامی غربا و مساکین پر خرچ ہو سکتا ہے۔ جو رقم مقامی غرباء سے بچ جائے یا مقامی جماعت میں اس صدقہ کا کوئی مستحق نہ ہو۔ مرکز میں آنی چاہیئے مگر امسال اس مد میں وصولی نسبتاً کم رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جماعتوں کے پاس ابھی فطرانہ کی رقم قابل ادخال خزانہ پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا سیکرٹریان مال کی خدمت میں تاکیداً عرض کیا جاتا ہے کہ اگر اُن کے ہاں فطرانہ کی رقم قابل ادخال موجود ہو تو جلد تر ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

درخواستہائے دعا

میرے والد بزرگوار شیخ عبدالکریم صاحب چیف گڈس کلرک کی ٹانگ پر ایک زخم ہے جس کی وجہ سے اُن کو تکلیف ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ مبارک احمد جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

(۲) خاکسار کا بھائی عزیز مکرم شیخ احمد محمود صاحب ولد شیخ عبدالکریم چیف گڈس کلرک ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ان دنوں معدہ میں گردہ کی پتھری کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اُن کے لئے درد دل سے دعا کریں (ناچیز عبید اللہ ہومیو ہیتھ از لاہور)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

ایک امریکن رسالہ میں احمدیت کا ذکر۔ عید الفطر کے موقع پر کامیاب اجتماع

رپورٹ ہالینڈ مشن بابت ماہ جولائی

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ)

خدا تعالے کے فضل سے تبلیغ کا کام باوجود رمضان کی مشغولیات کے بدستور جاری رہا۔ اس ماہ کی کارگذاری کی رپورٹ مختصراً پیش خدمت ہے۔

امریکہ کے ایک ہفتہ وار رسالہ میں احمدیت کا ذکر

امریکہ کے ایک مشہور رسالہ "ٹائمز" میں ۴ جولائی ۱۹۴۹ء میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

"ایک دن ہیگ کے مشہور بازار سپوئی میں شام کے قریب گروہ در گروہ لوگ ٹراموں وغیرہ سے اتر کر جمع ہو رہے تھے۔ اکثر ان میں سے سینما جانیوالے تھے۔ تاہم کچھ ان میں سے ہوٹل کمراؤں کے میٹنگ ہال کی طرف بھی اطمینانِ قلب کی تلاش کے لئے جاتے دکھائی دیتے یہ امید کرتے ہوئے کہ شاید دو داڑھیوں والے ۳۰ سالہ مسلم مشنری ہی انہیں رستہ دکھا سکیں۔ مسٹر حافظ اور بشیر اسلام کے فرقہ احمدیہ کے دو مشنری ہیں۔ یہ فرقہ ۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (پنجاب) کے ذریعہ قائم ہوا جنہوں نے مہدی معہود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس فرقہ کے دس لاکھ متبعین نے تبلیغ و اشاعت اسلام کو اپنا فرض اولین قرار دیا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ برلن۔ لنڈن اور شکاگو وغیرہ میں دیر سے مساجد قائم ہوچکی ہیں۔ ہالینڈ میں مسلم مشنریوں کا راستہ کوئی آسان نہیں ہے۔ پہلے وہ بعض دیگر زبانیں سیکھ کر اب ڈچ سیکھ رہے ہیں جو ان کے مقابلہ میں سخت زبان ہے۔ انہوں نے بیس ہزار سالانہ کے حساب سے اشتہارات مختلف شہروں اور قصبوں میں جا کر تقسیم کئے ہیں۔ مسٹر حافظ اور بشیر پانچ وقت روزانہ جائے نماز بچھا کر مشرق کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ بعض اوقات انہیں اپنے وطن کا خیال بھی آجاتا ہے مگر کام میں مشغول ہونے اور دعا وغیرہ کے ذریعہ وہ سے بھلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے سفید کالر سے ادھیڑ عمر سائل کے سامنے کھڑے ہو کر ہوٹل کمراؤں میں بشیر جوانمردانہ طور پر سوالات کے جواب دیتا ہے۔ مثلاً "مسلمان اپنے دشمنوں سے کیا سلوک کرتے ہیں؟ مزدوروں کے متعلق کیا تعلیم ہے" دوسری طرف ایک مزدور یہ پوچھتا ہے۔ ایک سکول ماسٹر بایں الفاظ سوال کرتا ہے۔ "آپ کے احمدؑ نے گناہ کی حقیقت کو صحیح طور پر نہیں سمجھا" وغیرہ وغیرہ۔

مسٹر حافظ ان کی نافہمی پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے معتقدین میں سے بھی بعض اوقات جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مسٹر فان وامک (اکتالیس سالہ ڈچ مسلم) نے مسلم عبادات کی خوبیوں پر نہایت ہی عمدہ لیکچر دیا۔ مسٹر وبیون (ابھی مسلمان نہیں ہیں) نے بیان کیا کہ اسلام ہمیشہ درمیانی راہ بتلاتا ہے۔ نیز یہ کہ اسلامی اصولوں پر عمل کر کے کمیونزم اور کیپٹل ازم کے جھگڑوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ مسٹر حافظ اور مسٹر بشیر پیدائشی گناہ کے عقیدہ کی تردید کرتے ہیں۔ مسٹر حافظ کہتے ہیں کہ یہ خیال کرنا کہ نوزائیدہ بچہ گناہگار ہے کتنا بڑا ظلم ہے۔ بشیر مسکراتے ہوئے یہ الفاظ زائد کرتے ہیں اسلام کہتا ہے کہ بہشت دائمی ہے اور دوزخ عارضی۔ دوزخ ہسپتال کی مانند ہے۔ جہاں لوگ تندرست کئے جاتے ہیں۔ دو سال میں انہوں نے دس ڈچ مسلمان کئے ہیں جن میں سے چار عورتیں ہیں۔ چالیس پچاس لوگ ان کی میٹنگوں میں شامل ہوتے ہیں۔ تاہم مسٹر حافظ اور بشیر کہتے ہیں کہ دو تین صدیوں میں سارا ہالینڈ مسلمان ہو جائے گا۔"

عید الفطر

اس ماہ روزوں کی وجہ سے رمضان کے دوران میں ماہانہ میٹنگ نہ کر سکتے تھے اس لئے تجویز کی گئی کہ اس کی بجائے عید پر ہی لوگوں کو کثیر تعداد میں مدعو کیا جائے۔ چنانچہ عید سے دس بارہ دن پہلے کلمہ مدد احباب کی خدمت میں دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ بعض احباب کی خدمت میں خطوط لکھے گئے اپنے مشن ہاؤس سے لوگوں کو زیادہ واقف کرانے کے لئے عید کا انتظام دار التبلیغ میں ہی کیا گیا۔ عید کے دن گیارہ بجے کے قریب بہت سے احباب جمع ہو گئے۔ ہمارے انتظامات کے لحاظ سے کسی قدر زیادہ احباب تشریف لائے۔ ان میں بڑے بڑے تعلیم یافتہ دوست بھی شامل تھے۔ قریباً تمام بڑے بڑے مذاہب کے متبعین نے حصہ لیا۔ مثلاً بدھ مذہب کے دو متبعین تشریف لائے جو کہ ہالینڈ میں اس مذہب کی اشاعت کر رہے ہیں۔ مارس چرچ کے تین مشنری۔ پروٹسٹنٹ چرچ کے چار پادری۔ ہندو مذہب کے ایک نمائندہ ڈاکٹر ہیس۔ رومن کیتھولک چرچ کے دو افراد اور بپٹسٹ چرچ کے پادری بھی تشریف لائے۔ علاوہ ازیں بعض سوسائٹیوں کے ممبران بھی تشریف لائے۔۔

. . . .

. . . . . . جن میں سے یونیورسل لیگ (ایسپرانتو) اور بیلمی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ ہمارے احمدی احباب اور زیر تبلیغ احباب بھی اس موقعہ پر تشریف لائے۔ ہمارے ایک احمدی بھائی ایمسٹرڈیم سے عید میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔

مکرم حافظ صاحب نے پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر ایک مختصر سا خطاب دیا جس میں اسلام کے عالمگیر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے روزوں کے متعلق اسلامی تعلیم اور روزوں کی فلاسفی وغیرہ امور پر نہایت وضاحت سے روشنی ڈالی۔ احباب نے آپ کے مقالہ کو نہایت پسند کیا اور آپ کے لیکچر دینے کی بہت تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس سے بڑھ کر قابلیت عطا فرمائے۔ ڈچ حیران تھے کہ ایک انڈین کس طرح ایسا تلفظ ادا کر سکتا ہے۔

اس کے بعد احباب کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ مختلف الخیال لوگوں کا اسلامی جھنڈے کے نیچے اجتماع نہایت ہی شاندار نظارہ پیش کرتا تھا ہماری اس عید میں شامل ہونے والوں میں سے ہر ایک نے ہی اس اجتماع کو پسند کیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے عملی ثبوت دیکھ لیا کہ اسلام کس قسم کی رواداری اور بھائی چارہ کی تعلیم پیش کرتا ہے اور یہ کہ دوسرے مذاہب کے متبعین کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔ لوگوں پر ایسا اچھا اثر تھا کہ باوجود دیکہ پروگرام ختم ہو جانے کے وہ دیر تک بیٹھے رہے۔ ہماری یہ میٹنگ دو گھنٹے سے بھی زائد عرصہ تک جاری رہی۔ اس موقعہ پر ہیگ کے ایک مشہور اخبار میں بدیں الفاظ خبر شائع کی:۔

"کچھ عرصہ سے ہمارے ملک میں احمدیہ مسلم مشن قائم ہے۔ جماعت احمدیہ کا قیام (حضرت) احمدؑ نبی کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں ہوا تھا۔ پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ افریقہ۔ مشرق وسطیٰ اور انڈونیشیا میں ان کے بہت سے مشن قائم ہیں۔ لنڈن اور شکاگو میں اس تحریک کی اپنی مساجد ہیں۔ علاوہ ازیں فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی۔ سپین اور جرمنی میں بھی ان کے مشن قائم ہیں۔ دوسرے مسلمان علاقوں کی طرح ہیگ کے مسلمانوں اور بعض دیگر دلچسپی رکھنے والوں نے بھی رمضان کے اختتام پر عید الفطر منائی۔ احمدیہ مشن کے انچارج مسٹر قدرت اللہ حافظ نے پہلے عید کی نماز پڑھائی۔ بعدہٗ انہوں نے اسلامی تعلیم کے متعلق مختصر سی تقریر فرمائی جس میں خاص طور پر روزوں کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے کہا کہ روزہ کا مطلب صرف کھانے پینے کی چیزوں سے ہی باز رہنا نہیں ہے بلکہ بری باتوں سے باز رہنا سب سے ضروری امر ہے۔ پروگرام ختم ہونے کے بعد حاضرین کافی دیر تک آپس میں دوستانہ گفتگو میں مشغول رہے"

شام کو محترمہ ناصرہ زہری نے ایک مختصر سی دعوت طعام کی جس میں علاوہ احمدی ممبران کے ایک دو غیر مسلم بھی شامل ہوئے۔ کافی دیر تک اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو ہوتی رہی۔

انفرادی ملاقاتیں

روزوں کی وجہ سے پہلے کی طرح زیادہ ملاقاتیں نہ کی جاسکیں۔ کیونکہ روزہ کی افطاری کا وقت قریباً نو بجے تھا نمازیں وغیرہ ادا کرنے کے بعد بہت دیر ہو جاتی تھی اس لئے شام کے وقت نہ تو دوسرے دوستوں کے ہاں ہی جاسکتے تھے اور نہ ہی وہ آسکتے ہیں اور شام کے وقت ہی اکثر لوگ فارغ ہوتے ہیں۔ پھر بھی کوشش کی گئی کہ حتی الامکان زیادہ سے زیادہ احباب سے مل کر پیغام حق پہنچایا جائے۔ اس غرض کے لئے ہفتہ اور اتوار کے علاوہ دیگر چھٹی کے دنوں کو خاص طور پر استعمال کیا گیا جس کا مختصر طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

دار التبلیغ میں تشریف لانے والے احباب

اس ماہ ایک دفعہ مسٹر بنفر تشریف لائے۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے۔ مسیح کی صلیبی موت اور جنت دوزخ کے متعلق اسلامی نظریہ پر خاص طور پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن دو اور دوست ملاقات کے لئے تشریف لائے جن کے ساتھ کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دن مسٹر نوت ایک عیسائی دوست تشریف لائے جن کے ساتھ قریباً دو گھنٹہ تک مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ بعد میں انہوں نے ہمارا کچھ لٹریچر بھی خریدا۔ ایک دفعہ پھر تشریف لائے اور کہنے لگے کہ اسلام کی تعلیم حضرت مسیح ناصری کے متعلق بہت ہی سادہ ہے میں نے عرض کیا اسلام نے ان کے متعلق حقیقت کا اظہار ہی کیا ہے۔ بعد میں مسیح کے ابن اللہ نہ ہونے پر بحث ہوتی رہی۔ انہیں بائیبل کے حوالہ جات سے بتایا کہ خدا کا بیٹا نہیں ہو سکتا۔ وہ حیرانگی کا اظہار کرتے تھے کہ ہمیں کیا بائیبل سے بھی ایسا ثبوت مل سکتا ہے۔ ہم تو ابتداء سے یہی سنتے آئے ہیں کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔

ان کی اس طرز گفتگو پر میں بہت حیران ہوا کہ اس عقل کی دنیا میں لوگ عقل سے کس قدر دور پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں یہ سمجھ ہی نہیں آسکتا کہ مسیح خدا کا بیٹا نہیں۔ ایک دفعہ . . . ایک . . . انسان کو جو سب کچھ ہماری طرح ہی . . . تقلید سے خدا مان رہے ہیں۔ . . . کے پردہ . . . کو کھول . . . جہاں . . . گہرائیوں تک پہنچے ہر بار دو جا . . . کو بھی سمجھ سکیں۔ (باقی)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے گھر لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے صلاح الدین نام رکھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ . . .

میدان صحت و طب میں پاکستان کی کامیابی

سب کو معلوم ہے کہ پاکستان میں نرسوں ماہر ڈاکٹروں اور ضروری دواؤں کی کمی ہے شعبہ صحت اس کمی کو پوری کرنیکی کوشش کر رہا ہے۔ اور اس نے ڈاکٹری کے پیشہ اور اس کی تعلیم کو ترقی دینے کے لئے طبی ادارے، تجربہ گاہیں اور ڈاکٹروں کی نئی انجمنیں قائم کی ہیں۔ پاکستان کو بین الاقوامی میدان میں بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں۔ چنانچہ وہ مختلف اداروں کا ممبر بن گیا ہے اور اس نے ان اداروں کی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیا ہے۔

بجٹ ۱۹۴۹ء کے بجٹ میں ۲۵ لاکھ روپیہ کی رقم اسلئے رکھی گئی ہے کہ نرسنگ میں ۲۶ وظیفے بیرون ملک میں تربیت کے لئے اور ۱۰۰ وظیفے اندرون ملک میں تربیت کے لئے دیئے جائیں۔ حسب ذیل کاموں کی تربیت کے لئے آسٹریلیا میں سہولتیں حاصل کی گئی ہیں:-

عام نرسنگ، بچوں کا علاج، دایہ گیری کمزور دماغ کے بچوں کا علاج اور اور حاملہ عورتوں کی نرسنگ۔

کراچی کے جناح سنٹرل ہاسپٹل نیز ڈھاکہ لاہور اور حیدرآباد (سندھ) کے سول ہسپتالوں میں تربیت گاہیں کھولی جا رہی ہیں جہاں ہر سال ۲۰۰ امیدواروں کو داخل کیا جائے گا۔ پاکستان کے ڈاکٹری گریجویٹوں کو صنوبہ وار تربیت دینے کی "اسکیم" جاری ہے اور انہیں دولت متحدہ اور امریکہ کے ممتاز مقامات پر اعلیٰ تربیت دی جا رہی ہے۔ سال گذشتہ ۱۸ امیدواروں کو غیر ممالک میں اعلیٰ تربیت کے لئے منتخب کیا گیا تھا اور ان سب کے لئے جگہ بھی حاصل کر لی گئی تھی۔ امسال بھی اس تربیت کے لئے ۱۸ امیدواروں کی ایک جماعت منتخب ہوئی ہے۔

تجربہ گاہوں کا شعبہ

ویکسین اور سیرم کی باقاعدہ رسد کو متواتر جاری رکھنے کے لئے طبی قانونی اور سرولاجیکل امتحانات کو جلد اور صحت سے انجام دینے کے لئے اور انسدادی دواؤں کی ترقی میں مدد دینے کے واسطے مفرد اور مرکب دواؤں نیز دھماکہ سے پھٹنے والی اشیاء کا تجربہ کرنے کے لئے کراچی میں اوائل ۱۹۴۸ء میں تجربہ گاہوں کا ایک شعبہ قائم کیا گیا تھا۔ زہر کے علاج کی دوا بنانے کے انتظامات تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔

پاکستان کے انسداد ملیریا کے ادارہ نے مغربی پنجاب اور سندھ کے سیلاب زدہ علاقوں میں انسداد ملیریا کے لئے ٹیمیں روانہ کیں اور مچھروں کی پیدائش روکنے کے لئے وسیع پیمانہ پر دوا چھڑک کر ان علاقوں کے باشندگان کو فوری امداد بہم پہنچائی

ادویہ کا قانون اور اس کے ماتحت شرائط کو نافذ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ عمدہ، موثر اور صاف دوائیں دستیاب ہو سکیں۔ ایکٹ مذکور کی مناسب تعمیل کرانے کے لئے ایک "ادویہ کا فنی مشاورتی بورڈ" قائم کیا گیا ہے اور ایک معائنہ بورڈ، دوائیں بنانے کے کارخانوں کی نگرانی کرتا ہے۔

بیرون ملک سے درآمد کی ہوئی ادویہ اور سازوسامان کی وصول یابی تقسیم اور معائنہ کرنے کے لئے ایک "ڈاکٹری کے سامان کی درآمد اور اس کے معائنہ کا ڈپو" کراچی میں ستمبر ۱۹۴۸ء میں قائم کیا گیا۔ صوبوں اور ریاستوں کو انسداد ملیریا کی ادویہ ان کی ضروریات کے موافق شعبہ صحت ہی بہم پہنچاتا ہے۔

زنانہ میڈیکل کالج

لاہور میں ایک زنانہ میڈیکل کالج قائم کیا گیا ہے۔ جس کے اخراجات کا نصف مرکزی حکومت برداشت کرتی ہے۔ اس کالج میں ہر سال ۵۰۰ طالبات داخل ہوتی ہیں۔ جناح سنٹرل ہاسپٹل میں امیدوار نرسوں کو تربیت دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان نے میڈیکل اور نرسنگ کی کونسلیں، پاکستان کی انجمن انسداد تپ دق نیز دولت متحدہ کی انجمن انسداد جذام کی پاکستان کونسل قائم کی ہیں۔ میڈیکل اور نرسنگ کونسلوں کا کام ڈاکٹری تعلیم کے معیاروں کی نگرانی کرنا نیز ڈاکٹروں، نرسوں، دائیوں اور ہیلتھ وزیٹروں کی تربیت کے یکساں معیار قائم کرنا ہے۔ پاکستان میڈیکل کونسل نے ڈاکٹری کی تعلیم میڈیکل کالجوں میں دینے اور امتحانات یونیورسٹیوں کی جانب سے لئے جانے کے متعلق سفارشات کی ہیں میڈیکل کالجوں کے استادوں کے لئے جو اسناد ہونی چاہئیں۔ انہیں بھی کونسل مذکور نے مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے غیر ملکوں سے اس سلسلہ میں درخواست کی ہے کہ وہ ہماری ڈگریوں کو جوابی پیمانہ پر تسلیم کرلیں

پاکستان کی انجمن انسداد تپ دق ملاح عمرانی کی مختلف اداروں کی سرگرمیوں میں رابطہ قائم کرتی ہے۔ تپ دق کی روک تھام کے لئے پروپیگنڈا کرتی ہے۔ اور بڑے شہروں میں خود اپنے شفاخانے اور صحت گاہیں چلاتی ہے۔

پاکستان کے چھ ڈاکٹروں کو ڈنمارک میں وہاں کی ریڈ کراس سوسائٹی کے زیر انتظام تپ دق کے انسدادی طریقوں کی تربیت دی گئی کراچی میں تپ دق کا ایک شفاخانہ بی۔ سی۔ جی

Bacillus - Calmette - Guerin

کے کام کے لئے قائم کیا جا رہا ہے

صحت کا عالمی ادارہ

پاکستان صحت کے عالمی ادارہ کا ممبر ہے یہ ادارہ اقوام متحدہ کی ایک خاص ایجنسی ہے اور اس نے انسداد ملیریا کے سلسلہ میں مشرقی پاکستان کو قیمتی امداد دی ہے۔ اس نے پاکستان کے طالبعلموں کو اعلیٰ تعلیم کے آٹھ وظیفے بھی دیئے ہیں۔ نیز تپ دق پوشیدہ امراض اور عورتوں و بچوں کی صحت کے کاموں میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

صحت کے عالمی ادارہ کا کام اس کے علاقہ وار ادارے انجام دیتے ہیں

مشرق وسطیٰ کے علاقے کے لئے جو ادارہ ہے۔ پاکستان اس میں یکساں مسائل کی بنا پر شریک ہوا ہے۔ اس کا صدر دفتر قاہرہ میں ہے۔ فروری ۱۹۴۹ء میں علاقہ وار دفتر کے افتتاحیہ اجلاس میں شریک ہونے کے لئے ایک وفد بھیجا گیا تھا۔

جنگ سے تباہ شدہ اور غیر ترقی یافتہ ملکوں میں حاملہ عورتوں اور بچوں کو امداد دینے کے فوری مسئلے اقوام متحدہ کے بین الاقوامی بچوں کے ہنگامی فنڈ کے سپرد ہیں۔ یہ فنڈ پاکستان کے چند منتخب علاقوں میں حاملہ عورتوں اور بچوں کو مدد پہنچانے کا ایک منصوبہ مرتب کر رہا ہے اور اس امر کے لئے اس نے ۲۵۰۰۰۰ ڈالر کی رقم مخصوص کر دی ہے۔ اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے فنڈ کی جانب سے ایک نمائندہ پاکستان پہنچ گیا ہے۔

اقوام متحدہ کے بین الاقوامی بچوں کے فنڈ ڈنمارک کی ریڈ کراس سوسائٹی اور اس کے اسکنڈے نیویا کے رفقاء کی ایک متحدہ انجمن نے یہ طے کیا ہے کہ ماہرین کی دو جماعتیں پاکستان بھیجی جائیں جہاں وہ انسداد تپ دق کے لئے بڑے پیمانہ پر بی سی جی کے ٹیکے لگائیں تحریری معاہدہ ہو چکا ہے اور امید ہے کہ یہ جماعتیں اگست ۱۹۴۹ء کے پہلے ہفتہ میں پاکستان پہنچ جائیں گی۔ ٹیکے لگانے کے علاوہ یہ جماعتیں ویکسین بنانے کے لئے ایک لیبارٹری قائم کریں گی اور منتخب ڈاکٹروں کو انسداد تپ دق کے طریقوں کی تربیت بھی دیں گی

متعدی امراض کا ایک ملک سے دوسرے ملک میں پھیلنا روکنے کے لئے پاکستان میں حفظان صحت کے بین الاقوامی معاہدوں پر عمل ہو رہا ہے اور دو بندرگاہوں کے محکمہ جات صحت، کراچی اور چٹاگانگ کے بحری بندرگاہوں اور کراچی کے ہوائی بندرگاہ پر کام کر رہے ہیں۔

پاکستان کے بندرگاہوں پر ملاحوں کو طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے حال ہی میں ایک مرکزی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اور اس مرکزی کمیٹی کے ماتحت کراچی اور چٹاگانگ کے بندرگاہوں پر کام کرنے کے لئے بندرگاہ کی صحت کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ چٹاگانگ کے بندرگاہ پر حفظان صحت کی سہولتوں کو بین الاقوامی معیار پر لانے کی ایک اسکیم حکومت کے زیر غور ہے صحت کے کاموں میں بین الاقوامی تجربہ سے ہر ممکن فائدہ اٹھانے کے لئے پاکستان نے ۱۹۴۸ء میں صحت کی پہلی عالمی اسمبلی منعقدہ جنیوا میں شرکت کی۔ فروری ۱۹۴۹ء میں صحت کے عالمی ادارہ کے مشرق وسطیٰ کے علاقہ وار ہیڈ کوارٹر کے افتتاحیہ اجلاس منعقدہ قاہرہ میں شرکت کی اور پاکستان روم میں صحت کی دوسری عالمی اسمبلی میں شریک ہوا

تلاش گمشدہ

مسمی میاں خاں عمر تقریباً ۲۵ سال نوجوان تندرست رنگ گندمی خوبصورت ڈاڑھی منڈی ہوئی ہاتھ کا بایاں انگوٹھا تھوڑا اکٹا ہوا اور ناخن ترکھا بنا اگا ہوا ہے۔ کپڑے صاف سفید پہنے ہوئے ہے پاؤں میں جوتی ہے۔ موضع دلاور چیمہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے۔ عرصہ تین ہفتہ سے عدم پتہ ہے اور اسکی والدہ سخت پریشان خاطر ہے اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو اس کو پتہ نہ دیں مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں، اگر مندرجہ ذیل پتہ پر لے آویں تو علاوہ انعام اور کرایہ آمد و رفت ادا کر دیا جاوے گا علاوہ ثواب۔ خاکسار سردار خاں احمدی عفی عنہ

برطانیہ کی علاقائی فوج رضاکارانہ اصول پر قائم ہے

ہر شخص کے لئے فوجی تربیت

لندن بہوائی ڈاک) پچھلے پچاس سال سے برطانیہ کے پاس دو رضاکار فوجیں موجود ہیں ایک پیشہ ورانہ یا باقاعدہ فوج اور دوسری علاقائی فوج جس کے سپاہی اپنے اپنے قصبے ہی میں رہتے ہیں امن کے زمانے میں ان دونوں فوجوں میں بھرتی رضاکارانہ ہوتی رہی اور جنگ کے زمانے میں دونوں کو ایک فوج میں جذب کر دیا گیا۔ یہی وہ مشترکہ فوج ہے۔ جو پچھلی دو عالمگیر جنگوں میں برطانیہ کے ساحلوں سے روانہ ہو کر دنیا کے دور دراز مقامات پر لڑتی رہی۔ باقاعدہ فوج ان اشخاص پر مشتمل ہے جنہوں نے فوجی زندگی مستقل طور پر اختیار کرنے کا عزم کیا ہے۔ اور علاقائی فوج ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو بغیر کسی جبر کے تیار رہیں۔ کہ اپنا فالتو وقت ملک کے دفاع میں صرف کر دیں۔ اور یہ علاقائی فوج ہی تھی جس نے پچھلی دو عالمگیر جنگی رقیبوں میں برطانیہ کی سمندر پار فوج کے لئے کمک کا کام دیا۔

آج اس میں ایک تیسرا عنصر بھی موجود ہے وہ نیشنل سروس رنگروٹ۔ اب برطانیہ کا ہر نوجوان مجبور ہے کہ شہری زندگی اختیار کرنے سے پہلے ایک خاص عرصے تک فوجی خدمت انجام دے۔ یہ میعاد اٹھارہ ماہ کی ہے۔ بہر حال موجودہ دفاعی تنظیم میں یہ غیر رضاکار فوجی علاقائی فوج کے عام نمونے کے مطابق ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ یہ فوج برطانوی روایات اور اداروں کی پائیداری کی ایک اور مثال ہے۔ اسلئے کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ علاقائی فوج آج کل کونسی صورت اختیار کر رہی ہے۔

اس فوج میں پچھلی دو عالمگیر جنگوں میں کام کرنے والے ایسے افسر اور سپاہی موجود ہیں۔ جنہوں نے لام شکنی کے بعد اپنے علم اور تجربے کی پیشکش نئی پود کے ان افراد کو کی۔ جو جنگ کا تجربہ نہیں رکھتے دوسرا عنصر ان نوجوانوں پر مشتمل ہے جو پچھلی عالمگیر جنگ میں عمر کی کمی کی وجہ سے پورا حصہ نہ لے سکے۔ بہر حال سمندر پار خدمت سے واپسی پر انہیں علاقائی فوج میں شامل کر لیا گیا

رضاکارانہ اصول قائم ہے

آخر نئی پود کے وہ افراد کون سے ہیں۔ جو جنگ کا تجربہ نہیں رکھتے اور اس وقت علاقائی فوج میں شامل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نیشنل سروس کا ہر رنگروٹ جو ڈیڑھ سال کی تربیت حاصل کر چکا ہے اسے علاقائی فوج میں ساڑھے چار سال کی مزید تربیت کے لئے بلایا جائے گا۔ اس وقت وہ علاقائی فوج میں ایک رضاکار کی حیثیت سے بھرتی بھی ہو سکتا ہے۔ ساڑھے چار سال کی پارٹ ٹائم تربیت کے دوران میں وہ دوسرے رضاکار رنگروٹوں کے دوش بدوش بغیر کسی امتیاز کے کام کرے گا۔ اس طرح رضاکارانہ اصول کو قائم رکھا جائے گا۔ یہ بھی توقع ہے۔ کہ نیشنل سروس رنگروٹوں کی ایک بڑی تعداد علاقائی فوج میں بطور رضاکار بھرتی ہونا چاہیگی برطانیہ کی جدید علاقائی فوج ایسے سامان اور ہتھیاروں سے تربیت حاصل کر رہی ہے جو باقاعدہ فوج کو مہیا ہیں۔

(ب - ا - س)

"ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہو وہ زکوٰۃ دے"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اے وے لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔"

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔ یعنی نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے والے لوگ ہی خدا تعالیٰ کی حقیقی ہدایت پر ہیں۔ اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ پس ادائیگی زکوٰۃ ایک اہم فریضہ ہے۔ جو ہر صاحب نصاب پر فرض ہے اور اس کے تارک کے لئے کلام الٰہی اور حدیث نبوی میں سخت وعید آئی ہے۔ زکوٰۃ کی وصولی نظارت بیت المال کے سپرد ہے۔ اور نظارت ہذا اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً روزنامہ الفضل میں اعلان کر کے احباب جماعت کو متوجہ کراتی رہتی ہے۔ آج اس سلسلہ میں غلوں کی زکوٰۃ کے متعلق لکھا جاتا ہے:-

غلوں کا نصاب ۲۲ من ۲۵ سیر پختہ ہے۔ ان کی شرح یہ ہے۔ کہ جس کھیت کی پیداوار بارش سے ہوئی ہو یا ایسے طور پر کسی دریا یا نالے وغیرہ کے پانی سے ہوئی ہو کہ نہ تو وہ پانی قیمتاً لیا گیا ہو۔ اور نہ نیچے سے کھینچ کر اوپر لایا گیا ہو۔ اس سے جو غلہ برآمد ہوگا۔ اس کا دسواں حصہ واجب الادا ہوگا۔ اور جس کھیت کو پانی مذکورہ بالا طریق پر نہ دیا گیا ہو۔ بلکہ قیمت دے کر یا نیچے سے کھینچ کر دیا گیا ہو۔ اس کے غلہ کا بیسواں حصہ واجب الادا ہوگا۔ جس زمین کا گورنمنٹ لگان لیتی ہو۔ اس کی پیداوار پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اگر کاشتکار کے پاس زمین اجارہ کے طور پر ہو۔ تو اس کی پیداوار کی تمام زکوٰۃ کاشتکار ادا کریگا۔ اگر اس نے زمین بٹائی پر لی ہوئی ہو۔ تو اس کی تمام پیداوار پر مشترکہ طور پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد باقی غلہ کاشتکار اور مالک زمین باہم تقسیم کریں گے۔ دیہات میں جو غلوں کی برآمدگی کے وقت مالک زمین یا کاشتکار لوگ خدمتگار پیشہ وروں کو کچھ غلہ دیا کرتے ہیں۔ اُسے بھی آمد میں شمار کر کے تمام آمد پر زکوٰۃ لگائی جائے گی۔ (نظارت بیت المال)

ضروری اعلان

پاکستان میں جن جماعتوں نے اپنی تنظیم کی ہے اور عہدیداران کا انتخاب کر رہے ہیں۔ وہ اپنے ہاں کے سیکرٹری تعلیم و تربیت اور اُن کے مکمل پتہ سے نظارت تعلیم و تربیت کو اطلاع فرمائیں۔ نیز جو کارروائی وہ تعلیم و تربیت کے متعلق کرتے ہیں۔ اُس کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر نظارت ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ ضلع جھنگ)

پتہ مطلوب ہے

منشی محمد حنیف صاحب محلہ دار البرکات غربی جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے مجھے اطلاع دیں

(محمد حمید احمد شہزادہ گمٹی بازار لاہور)

درخواستہائے دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ عرصہ قریباً ۵ ماہ سے بیمار ہے۔ بخار اور جوڑوں وغیرہ میں درد رہتا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عنایت اللہ ریکارڈ آفس ۵ پنجاب رجمنٹ سیالکوٹ چھاؤنی)

۲۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب، اتالیق مع اپنے بچوں کے موضع ڈنڈیالہ ضلع سیالکوٹ میں بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جدید طریقوں کے باعث خوراک کی پیداوار میں اضافہ

لنڈن ۷ ستمبر۔ زراعت کے بہت بڑے ماہر سر جان رسل نے برطانوی ایسوسی ایشن کے ممبران کو سالانہ کانفرنس میں بتایا کہ کس طور پر دنیا میں بڑھتی ہوئی خوراک کی کمی کو دور کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں برطانیہ کی مثال پیش کی۔ برطانیہ میں پہلے گیہوں کی پیداوار تقریباً ۸ یا ۱۰ ہنڈرڈ ویٹ ہوا کرتی تھی۔ موجودہ جدید ترین طریقوں کے باعث اوسط ۲۰ ہنڈرڈ ویٹ تک پہنچ گئی ہے اور اچھے کسان ۳۰ اور ۴۰ ہنڈرڈ ویٹ تک کی پیداوار حاصل کر لیتے ہیں۔ دنیا میں فی ایکڑ گیہوں کی پیداوار کی اوسط ۷ ہنڈرڈ ویٹ ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ اور یوگوسلاویہ کا تجارتی معاہدہ

بلغراد ۷ ستمبر۔ یوگوسلاویہ نے امریکہ کے ایکسپورٹس امپورٹس بنک سے دو کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کا قرض حاصل کرنے کی درخواست کی تھی۔ اس کے علاوہ برطانیہ سے پانچ سال کے لئے فریقین کی جانب سے ۱۲۵۰۰۰۰۰ پونڈ کی تجارت اور برطانیہ سے قرض کی بھی درخواست کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب یوگوسلاویہ کی ان درخواستوں کو منظور کر لیا جائیگا۔ برطانیہ سے جس قدر قرضے کی درخواست کی گئی ہے اس کو ابھی تک صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔

پندرہ ماہ ہوئے مارشل ٹیٹو کو کمنفارم سے نکالا گیا تھا اس وقت سے مارشل ٹیٹو نے پہلی مرتبہ مغربی طاقتوں سے امداد طلب کی ہے۔ مارشل ٹیٹو امریکی قرض سے اپنی کانوں کے لئے مشینری اور خام اشیاء خریدنا چاہتے ہیں ان چیزوں کی یوگوسلاویہ میں بہت ضرورت ہے۔ اور اس قرض کو وہ ضروری سامان امریکہ روانہ کر کے ادا کرنا چاہتے ہیں جن کو امریکہ ہنگامی حالات کے لئے آجکل کثیر تعداد میں جمع کر رہا ہے۔ برطانیہ کے ساتھ مذاکرات میں چند امور کے باعث تاخیر ہو رہی ہے۔ بلغراد میں مقیم برطانوی سفیر سر چارلس پیک ان کو منفصل کر رہے ہیں اور اندازہ ہے کہ تجارتی معاہدے پر آئندہ ہفتے سے قبل دستخط ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

غیر ممالک میں طبی تربیت

کراچی ۷ ستمبر۔ وزارت صحت نے ایک مرکزی انتخابی بورڈ قائم کیا ہے جو غیر ممالک میں طب اور دوسرے متعلقہ مضامین میں تربیت حاصل کرنے کے لئے مزید دس امیدواروں کی سفارش کرے گا۔ یہ جماعت ان اٹھارہ امیدواروں کے علاوہ ہے جنہیں گذشتہ ماہ مئی میں منتخب کیا گیا تھا۔ مرکزی انتخابی بورڈ ۸ ستمبر کو امیدواروں کا انٹرویو کرے گا۔

مس مرتھا ایلیٹ کراچی آرہی ہیں

کراچی ۷ ستمبر۔ مس مرتھا ایلیٹ عالمی ادارۂ صحت کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر جنرل ۱۴ ستمبر کو کراچی آرہی ہیں۔ موصوفہ پاکستان میں اپنے سہ روزہ قیام میں وزارت صحت کے کاموں خصوصاً عالمی ادارۂ صحت سے متعلقہ امور کا مطالعہ کریں گی۔

افریقہ کی ہائیڈرو الیکٹرک کی اسکیم

کیپ ٹاؤن ۷ ستمبر۔ جب افریقہ کی بہت بڑی ہائیڈرو الیکٹرک کی اسکیم مکمل ہو جائے گی تو اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ جو بجلی پیدا ہو گی اس کی طاقت ایک لاکھ ٹن کوئلے یا ڈیڑھ لاکھ ٹن تیل کی طاقت کے برابر ہو گی۔ اور بجلی کی اس طاقت کے ذریعے ہر سال ۱۵ لاکھ پونڈ کی بچت ہو گی۔ یوگنڈا میں اودن کی آبشار کے پانی پر بند باندھ کر بجلی پیدا کی جائے گی۔ (اسٹار)

ایران کا سات سالہ منصوبہ

طہران ۷ ستمبر۔ ایران کے ترقی کے سات سالہ منصوبہ کے تحت اصفہان میں پارچہ بافی کے زیادہ ترقی یافتہ کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ کپڑا بافی کی مشینوں اور رنگنے کے ماہرین کا ایک سرکاری کمیشن اصفہان میں قائم کر دیا گیا ہے تاکہ وہ اس کارخانے سے متعلقہ ٹیکنیکل تفصیلات کا مطالعہ کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ جنوب میں ماہی گیری کی صنعت کو فروغ دینے کے منصوبوں پر بھی عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

رشید علی کو لبنان میں پناہ نہیں ملے گی

بیروت ۷ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ رشید علی الگیلانی نے مسٹر کمیائل شمعون سے جو ان دنوں شام کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کے سلسلہ میں سعودی عرب آئے ہوئے ہیں درخواست کی ہے کہ ان کو لبنان میں سیاسی پناہ گزین کے طور پر تسلیم کر لیا جائے۔ اطلاع ملی ہے مسٹر شمعون نے اس سلسلہ میں اپنی حکومت سے مشورہ کیا۔ جس پر ان کی حکومت نے جواب دیا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی کیونکہ وہ عراق کے ساتھ اپنے تعلقات خراب کرنا نہیں چاہتی۔ (اسٹار)

شامی تارکین وطن کی جنوبی امریکہ کو روانگی

دمشق ۷ ستمبر۔ شامی حکام نے ان لوگوں کو مزید اجازت نامے دینے سے انکار کر دیا ہے جو جنوبی امریکہ میں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ جو لوگ پہلے جا چکے ہیں وہ نہایت خراب حالت میں وہاں زندگی گذار رہے تھے۔ (اسٹار)

دھات کیلئے سروے

بغداد ۷ ستمبر۔ وزارت اقتصادیات نے شمالی عراق میں السلیمان کے علاقے میں دھات کی تلاش کرنے کے لئے پہلا ماہر مشن بھیجا ہے۔ ان کے پاس امریکہ سے خریدے ہوئے جدید ترین آلات ہیں۔ (اسٹار)

زراعت پیشہ مہاجرین کو میرپور خاص روانہ کر دیا گیا

کراچی ۷ ستمبر۔ کل رات تقریباً ۵۰۰ زراعت پیشہ مہاجرین کو ریل کے ذریعے زمینوں پر آباد کئے جانے کے لئے میرپور خاص روانہ کر دیا گیا ہے۔ یہ مہاجرین بہت عرصے سے کراچی میں آبادکاری کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر ایک مہاجر خاندان کو ۱۱ ایکڑ زمین، اس زمین پر کھڑی ہوئی موجودہ فصل جو بنیری بنانے کے لئے ۷۰ روپے اور نقادی دی جائے گی۔ مہاجرین کا دوسرا گروہ ۸ ستمبر کو شام کے وقت روانہ ہو گا۔ اور اس کے بعد ہر روز ایک گروہ روانہ ہوتا رہے گا۔

ایرانی سفارتخانے کے ملٹری اتاچی

کراچی ۷ ستمبر۔ ایرانی سفارتخانے کے فوجی اتاچی کرنل حسن پاکروان ایرانی ہوائی سروس کے جہاز میں یہاں تشریف لے آئے ہیں۔ کل انہوں نے پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علیخاں سے ملاقات کی۔ کرنل موصوف کے نائب کپتان اپنی ڈلاش پندرہ روز کے عرصے میں یہاں تشریف لے آئینگے۔ (اسٹار)

روسی سفارتخانے کے بلیٹن پر سنسر؟

بیروت ۷ ستمبر۔ پریس اور پروپیگنڈا کے افسر وزیر امور داخلہ سے اجازت مانگ رہے ہیں تاکہ وہ بیروت کے روسی سفارت خانے کے بلیٹن کو سنسر کر سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس اجازت طلب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس بلیٹن میں کھلم کھلا اشتراکیت کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے اور پریس کے افسر کی تجویز ہے کہ اگر روسی سنسر قائم کرنے کے حکم کو تسلیم نہ کریں تو ایڈیشن کو ضبط کر لیا جائے۔ (اسٹار)

عرب طلبا کی کانفرنس

لندن ۷ ستمبر۔ آئندہ ایسٹر میں عرب اسٹوڈنٹس لیگ کیمبرج میں جو کانفرنس منعقد کرے گی اس میں یورپ کے دیگر ممالک سے عرب طالبعلموں کو مدعو کیا جائے گا۔ یورپ سے آنے والے طلبار میں سب سے زیادہ فرانس سے آئینگے۔ یہ طلبہ برطانیہ میں عرب طلبہ کی لیگ کے مہمان ہوں گے ان کو ان مباحثات میں شرکت کرنے کا موقعہ دیا جائے گا جن کا عنوان مستقبل میں عرب فیڈریشن کی تشکیل سے متعلق ہو گا۔

اس کے علاوہ مہمانوں سے اس ضمن میں بھی گفتگو کی جائے گی کہ آیا اس قسم کی مشترکہ کانفرنسیں مستقبل میں کی جائیں یا نہ کی جائیں اور آیا یہ کانفرنسیں یورپ کے کسی ملک میں ہوں یا برطانیہ میں۔ (اسٹار)

جو کی فصل کا تخمینہ

۱۹۴۸-۴۹ء میں جو کی فصل کے زیر کاشت رقبہ کا آخری تخمینہ ۱۱۰۰۰۰۰ ایکڑ ہے اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال ۲۸۰۰۰۰ لاکھ ایکڑ ۳ تھا۔ اس طرح ۲،۲ فیصدی کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس فصل کی پیداوار کا آخری تخمینہ ۷۹۰۰۰ ٹن ہے اسکے مقابلہ میں گذشتہ سال کے آخری تخمینہ میں ۳۰۰۰ لاکھ ٹن کی اطلاع تھی جس سے ۲۱،۲ فیصدی کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔

ٹرنک میں سے انسانی سر کا انکشاف

بغداد الجدید ۷ ستمبر۔ ریاست بہاولپور میں سمہ سٹہ کے ریلوے اسٹیشن پر ایک ٹکٹ کلکٹر نے ایک ٹرنک میں سے انسانی سر کا انکشاف کیا اس ٹرنک کا مالک ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس تھا۔ جب ٹکٹ کلکٹر نے ریاست کی پولیس کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر سے اسکے متعلق استفسار کیا تو اس نے کہا کہ اس ٹرنک کی مالک دراصل ایک عورت تھی۔ اس عورت نے یہ ٹرنک مجھے دیا اور خود کہیں غائب ہو گئی۔ (اسٹار)

مصر کی کپاس کی قیمت بڑھ رہی ہے

اسکندریہ ۷ ستمبر۔ منڈی میں کثیر تعداد میں قیاس آرائیوں کے باعث مصری کپاس کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ فصل کے [illegible] صحیح اندازہ نہ ہونے کے باعث پیداوار [illegible] کافی بڑھ چکی ہے۔ یہ بیان شاہی کپاس [illegible] میں مصری حکومت کے نمائندہ [illegible] نے [illegible] دیا ہے۔

ان قیاس آرائیوں [illegible] مالی حلقوں پر ہے۔ جو عام طور پر [illegible] قیمتوں کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کمال بے نے اس خیال کا اظہار کیا کہ قیمتوں میں اضافے کا بنیادی باعث مصری حکومت کی وزارت زراعت کا وہ اعلان ہے جس میں کہا گیا تھا کہ اس سال کی فصل کو کیڑوں کے باعث بہت کافی نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، میرا خیال ہے کہ فی الحال کیڑوں نے جو نقصان کیا ہے اس کے متعلق اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر دلیل کے طور پر یہ فرض کر لیا جائے کہ کیڑوں نے ۴۰۰۰۰ ہزار ایکڑ پر فصل کو نقصان پہنچایا ہے تو یہ وہ رقبہ ہے جس کا اضافہ اس سال کیا گیا ہے۔ اس لئے اس سال ہماری کپاس کی فصل کے برابر آئندہ فصل بھی ہو گی اور ہر شخص جانتا ہے کہ اس سال ہماری کپاس کی فصل بہت عمدہ تھی۔